شرح العقيدة الطحاویۃ

تالیف

ابن ابی العز رحمہ اللہ

پر ایک تحقیقی نظر

سجاد بن الحجابی

خادم الحدیث الشریف بمدینۃ مردان

بسم اللہ الرحمن الرحیمO

نبی کریم ﷺ کی بعثت ایسے معاشرے میں ہوئی جس میں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، عرب کا بیشتر طبقہ بت پرست تھا۔ وہ خود پتھروں اور دوسری اشیاء سے بت بناتے اور انکی عبادت کرنے لگتے، حجاز اور اس کے اردگرد عیسائی اور یہودی بھی کافی تعداد میں آباد تھے یہودی اور عیسائی اپنے ادیان کے صحیح تعلیمات سے منحرف ہو گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق عجیب عجیب اعتقادات رکھتے یہودیوں کی بہت سے باطل عقائد میں سے ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ اللہ رب العزت (نعوذ باللہ) آسمان میں ہیں اور بیت المقدس میں صخرہ پر اترتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں۔(۱)

یہودی اللہ تعالیٰ کیلئے جسم ثابت کرتے تھے۔ حضرت محمد عربی ﷺ نے ایسے معاشرے میں دن رات ایمان واسلام کی محنت فرمائی اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ایسی مشقتیں جھلیں جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی محنت سے اللہ تعالیٰ نے ایسے مثالی افراد تیار کیے جنکی نظیر قیامت تک ملنی محال ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان سے اپنی رضامندی کا اعلان بار بار فرمایا اور ان کو معیار ایمان قرار دیا۔

نبی کریم ﷺ کے انتقال کے بعد ہر صحابی نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو آگے بڑھایا اور صحابہ کرام کی عہد زریں میں جب فتوحات ہونے لگیں تو اسلام مخالف قوتوں کو یہ قطعاً گوارہ نہیں تھا چنانچہ وہ اسلام کے خلاف نظریاتی محاذ آرائی پر اتر آئے لیکن صحابہ کرام نے ان فتنوں کا بہت ڈٹ کر قلع قمع فرمایا جب تابعین اور تبع تابعین کا دور آیا تو کئی قسم کے فتنے مختلف اطراف سے سر اٹھانے لگے، مسلمانوں کی عقائد میں رخنہ ڈالنے کیلئے کہیں تو خوارج نے بگاڑ شروع کیا اور کہیں روافض اور معتزلہ، جبریہ وقدریہ نے مسلمانوں کی عقائد کو بگاڑنا چاہا۔

خراسان میں جہم بن صفوان معطلہ اور جہمیہ اور مقاتل بن سلیمان مجسمہ وحشویہ کا علمبردار تھا اسی دور میں علماء حق اور سلف صالحین نے ان کے باطل عقائد پر رد فرمایا اور عقائد حق کے تحفظ کیلئے کتابیں ورسائل لکھے انہی رسائل میں سے مختصر اور بہت ہی نافع رسالہ امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ (مولود: ۲۲۹ھ، متوفی: ۳۲۱ھ) نے تصنیف فرمایا جو ہمارے علمی

---

(۱)مقدمة الإمام الكوثري على " تبيين كذب المفتري"للامام ابن عساكر صفحه: 8 ،دارالكتاب العربي بيروت.

حلقوں میں عقائد طحاویہ کے نام سے معروف ہے یہ رسالہ صفحات کے حوالے سے تو مختصر ہے لیکن فوائد کے اعتبار سے ایک خزانہ ہے گویا امام طحاوی کا یہ رسالہ "بقامت کہتر، بقیمت بہتر" کا مصداق ہے، محدثِ عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ اسے بہت پسند فرماتے تھے۔

حضرت بنوری رحمہ اللہ اپنے استاذ امام کشمیری رحمہ اللہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں (۲)

''ہمارے شیخ محدث امام العصر انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ ''عقائد طحاویہ'' کو حنفیہ کی تمام عقائد پر ترجیح دیتے یہانتک کہ'' الفقه الأكبر ''پر بھی فوقیت دیتے یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے علماء نے اس رسالے کو منظورِ نظر رکھا اور متنوع جہات سے اسی کی خدمت کی، اجلّہ محققین علماء نے اسکی شروحات لکھیں ان میں سے آجکل متداول شرح ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ کی قابل ذکر ہے، پاکستان بلکہ دنیائے عرب کے بیشتر مطابع نے اسے چھاپا ہے راقم ان سطور میں شرح العقيدة الطحاوية اور اس کے مؤلف کے متعلق کچھ عرض کریگا۔

اس کا باعث یہ بنا کہ ہر مجلس میں اس شرح کے متعلق حمد وثنا کے کلمات سامنے آئیں عقائد اہل السنۃ کا ترجمان ٹھہرانے لگا اور یہ بات تواتر تک پہنچ گئی کہ اس شرح میں جو عقائد درج ہیں وہ تمام مسلمانوں کے مسلّمہ عقائد ہیں۔

شومئی قسمت سے یہ باتیں بظاہر تو بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں لیکن واقع سے کوئی جوڑ نہیں رکھتیں وجہ ظاہر ہے کہ اس شرح میں بہت سے ایسے عقائد ہیں جو جماہیر اہل السنہ (الأشاعرة والماتريدية) کے مسلّمہ اور اجماعی عقائد کے مخالف ہیں۔

دوسری طرف اس کے مؤلف ابن ابی العز رحمہ اللہ کی جلالت اپنی جگہ لیکن ان کے ایسے اعتقادی اور فروعی تفردات ہیں جو جمہور سے یکسر مخالف ہیں یہانتک کہ ان کے معاصرین علماء نے ان پر کھڑی تنقیدیں کی ہیں۔

---

(۲) ملاحظہ ہو: شیخ محمود الطرازی الفرغانی کی ''النظم الحاوي لعقيدة الطحاوي ''کا مقدمہ جو حضرت بنوری کے قلم سے ہے یہ منظوم رسالہ دار التحقیق بنوری ٹاؤن کے کتب خانے میں راقم کی نظر سے گزرا ہے۔

چند فروعی تفردات:

ابن ابی العز رحمہ اللہ کی ولادت 731 ہجری کو اور وفات 792 ہجری کو ہوئی ان کی چند اعتقادی تفردات تو ہم بعد میں مختصراً عرض کرینگے پہلے ان کی فروع میں بعض ان خیالات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں جو مذاہب اربعہ متبوعہ سے یکسر مخالف ہیں ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ کی جملہ تصانیف وتالیفات (جن کی تعداد بمشکل پانچ تک ہے) آپ اٹھا کر دیکھیں تو ہماری بات آپ خود محسوس کرینگے۔

ان کی کتاب "التنبیه علی مشکلات الهدایة" جو دراصل ہدایہ کے مضامین پر تفصیلی رد ہے حنفی محقق علماء نے انکا باقاعدہ تفصیلی جواب دیا ہے، حافظ قاسم بن قطلوبغا جو محدث فقیہ اور اپنے دور کے مایہ ناز محقق اور متکلم، حافظ ابن حجر العسقلانی اور امام ابن الہمام کے شاگرد ہیں انہوں نے ابن ابی العز کی کتاب کا مستقل جواب لکھا جس میں ان کے ردود کے جوابات دیئے جو "أجوبة عن اعتراضات ابن أبي العز" کے نام سے معروف ہے (۳) خود امام ابن الہمام نے فتح القدیر میں بعض قابلِ اعتناء اعتراضات کے جوابات ذکر فرمائے ہیں (۴)

ابن ابی العز رحمہ اللہ کا نظریہ تقلید بھی مذاہب اربعہ متبوعہ سے کئی مواضع پر متصادم ہے ملا معین سندھی نے جب دراسات اللبیب (صفحہ:149۔150) پر ابن ابی العز کے نظریہ تقلید سے اپنے لئے غیر مقلدیت کے اثبات پر استدلال کیا تو علمائے حق نے اس پر مدلل تنقید کی چنانچہ محدث کبیر عبداللطیف سندھی نے ذب ذبابات الدراسات (431/1) میں ابن ابی العز اور معین سندھی کا مدلل جواب دیا اہل علم حضرات اسکا ضرور مطالعہ فرمائیں (۵)

---

(۳) دیکھیے ڈاکٹر عبدالستار ابوغدہ کے قلم سے مقدمہ تحریر الأقوال لابن قطلوبغا، صفحہ:11 اور مقدمہ التصحیح والترجیح لابن قطلوبغا، صفحہ:59 جو شیخ ضیاء یونس کے قلم سے ہے اول الذکر کتاب دار البشائر اور دوسری دار الکتب العلمیة بیروت سے چھپی ہے۔

(۴) ملاحظہ ہو: فتح القدیر 18/1، 17 اور 14/4 اور 293/4، دار الفکر بیروت۔

(۵) ملا معین سندھی (متوفی 1161 ہجری) نے دراسات اللبیب لکھا ہے ملا معین سندھی بعض متضاد نظریوں کا حامل تھا بلکہ تقریباً شیعہ تھا، اسی دور کے ایک عالم بے بدل محدث فقیہ ملا عبداللطیف سندھی (متوفی 1189 ہجری، علامہ ہاشم ٹھٹوی سندھی کے فرزند ارجمند ہیں) نے معین سندھی کی کتاب پر بہترین تنقید متین لکھی اور معین سندھی کی کتاب کا مکمل جواب دیا جو دو ضخیم جلدوں میں محدث عصر علامہ عبدالرشید نعمانی کے تحقیق سے سن 1959ء کو شائع ہوئی۔ کتاب کا نام "ذب ذبابات الدراسات عن المذاهب الأربعة المتناسبات" ہے مولانا نعمانی نے "دراسات اللبیب" کو بھی تحشیہ اور تحقیق کے ساتھ سندھ ادبی بورڈ سے 1957ء کو طبع کرایا۔

علامہ عبداللطیف سندھی ابن ابی العز کی عبارت کا جواب دینے کے بعد فرماتے ہیں:

" على أن إفراط ابن أبي العز في مخالفة المذاهب من الأمور المعلومةعند علماء الفرق الأربعة فلا يلتفت إلى قوله هذا"(۲)

ترجمہ: اس کے علاوہ بھی ابن ابی العز کا مذاہب اربعہ کے خلاف تجاوز اور زیادتی امور معلومہ میں سے ہیں جو مذاہب اربعہ کے علماء پر مخفی نہیں لہذا ابن ابی العز کے اس قول کی طرف قطعاً التفات نہیں کیا جائیگا۔

قارئین اس عبارت کو انصاف سے پڑھیں اور پھر بتائیں کہ کیا ابن ابی العز کو جمہور اہل السنہ کے عقائد (خاص کر حنفیہ) کا امام اور پیشوا بنانا درست ہے۔

آگے علامہ عبداللطیف سندھی مزید لکھتے ہیں: "ومن العجب أنه قد يتكلم ابن أبي العز في حاشيته على الهداية في بعض المواضع فيقول الصواب أو الحق الذى يجب اتباعه هوالذى سمحت به، دون ماذكره غيري"(۷)

ترجمہ: اور قابل تعجب امر یہ ہے کہ حاشیہ ہدایہ کے بعض مواضع میں ابن ابی العز نے لکھا ہے: کہ صحیح اور حق صرف وہی ہے جسکو میں نے تحریر کیا اور میرے بغیر جنہوں نے بھی ذکر کیا وہ حق نہیں ہے۔

دیکھئے ابن ابی العز رحمہ اللہ اپنی رائے پر کسطرح مصر ہیں اور دوسری طرف ائمہ اربعہ کی تقلید کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

اعتقادی تفردات:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ان کے احوال میں لکھتے ہیں کہ جب ابن ابی العز نے عصمۃ الانبیاء کا مسئلہ چھیڑا تو دیار مصر کے علماء خاص کر حنفیہ علماء نے ان پر رد کیا(۸)

---

(۲) دیکھیں: ذب ذبابات الدراسات: 432/1.

(۷) دیکھیں: ذب ذبابات الدراسات: 432/1.

(۸) إنباء الغمر في أنباء العمر للحافظ ابن حجر: 96/2،طبع دار الكتب العلمية،۱۴۰۶ھ.

حافظ ابن حجر نے ایک صفحہ آگے لکھا ہے کہ حنابلہ میں علامہ زین الدین ابن رجب اور علامہ تقی الدین ابن مفلح اور ان کے بھائی نے ابن أبي العز پر تنقید کی ہے(۹)

امام ملا علی قاری رحمہ اللہ کا ابن ابی العز رحمہ اللہ پر تنقید متین:

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے تو شرح الفقہ الأکبر میں متعدد جگہوں پر ابن أبي العز پر تنقید کی ہے چنانچہ ملا علی قاری ایک جگہ پر لکھتے ہیں:"الحاصل أنّ الشارح (ابن أبي العز) يقول بعلو المكان مع نفي التشبيه وتبع فيه طائفة من أهل البدعة"(۱۰)

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ ابن أبي العز شارح العقیدۃ الطحاویہ، اللہ تعالی کے نفی تشبیہ کیساتھ علو مکان کا قائل ہے (جو مجسمہ و مشبہہ کا عقیدہ ہے) اور ابن أبي العز نے اس قول میں اہل بدعت کے ایک گروہ کا اتباع کیا ہے"

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی عبارت کو پڑھیں کہ کتنے سخت الفاظ میں ابن أبي العز پر رد فرمایا ہے یہاںتک تصریح فرمادی کہ انھوں نے اس عقیدے کو اہل بدعت سے لیا ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ کی اہل بدعت سے یہاں حشویہ اور مشبہ اور مجسمہ مراد ہے۔

ایک دوسری جگہ ملا علی قاری ابن أبي العز کی صنیع پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ومن الغريب أنه استدل على مذهبه الباطل برفع الأيدي في الدعاء إلى السماء(۱۱)

ترجمہ:"اور نہایت عجیب بات ہے کہ ابن أبي العز نے اپنے باطل عقیدے کے اثبات میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ ہم آسمان کی طرف بوقت دعا ہاتھ اٹھاتے ہیں"

ملا علی قاری کی یہ عبارت کلیدی حیثیت رکھتی ہے انہوں نے صاف صاف فرمایا ہے کہ ابن أبي العز کا یہ عقیدہ بالکل باطل ہے کہ اللہ تعالی اوپر آسمان میں ہیں (نعوذ باللہ) اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے فوقیتِ معنوی اور علوِ معنوی ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے، تمام علماء اور متکلمین اسلام کی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں جبکہ شارح عقیدہ طحاویہ اللہ تعالی کیلئے فوقیت حسی کے اثبات پر تلے ہوئے ہیں، یہ بات بھی یاد رہے کہ اس عقیدے کا اثبات معمولی قضیہ نہیں بلکہ علو مکانی کا عقیدہ فرقہ حشویہ کا عقیدہ ہے۔

---

(۹) إنباء الغمر في أنباء العمر للحافظ ابن حجر: 97/2

(۱۰) دیکھیں "منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر لملا علي القاري: صفحه: 334 بتحقيق الشيخ وهبي سليمان غاوجي ناشر دار البشائر الإسلامية بيروت (۱۱) حوالہ بالا صفحہ: 335

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں علوِ حسی کا رد اور علوِ معنوی کا اثبات کرتے ہوئے لکھا ہے: لأن وصفه بالعلو من جهة المعنى والمستحيل كون ذلك من جهة الحس" (۱۲)

ترجمہ: "کہ اللہ تعالیٰ علوِ معنوی کیساتھ موصوف ہیں اور علوِ حسی ان کیلئے محال ہیں"

ان عبارتوں سے یہی واضح ہو رہا ہے کہ ابن أبی العز کے عقائد درست نہیں ہیں، ملا علی قاری نے اسپر اکتفاء نہیں کیا بلکہ کئی متعدد جگہوں پر ابن أبی العز کے غلط اعتقاد کو واضح کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲۵۰ پر لکھتے ہیں "ولقد أخطأ شارح عقيدة الطحاوي في هذه المسألة حيث قال: فهل يعقل رؤية بلا مقابلة وفيه دليل على علوه على خلقه انتهى، كأنه قائل بالجهة العلوية لربه، ومذهب أهل السنة والجماعة أنه سبحانه لايُرىٰ في جهة" (۱۳)

ترجمہ: "کہ شارح الطحاوی (ابن أبی العز) نے یہاں بہت بڑی غلطی کی ہے جو یہ کہا ہے کہ کیا رویت باری تعالیٰ بغیر مقابلہ کے تصور کی جا سکتی ہے؟ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر علوِ مکانی کی دلیل ہے (علی قاری فرماتے ہیں) گویا شارح اللہ تعالیٰ کیلئے جہت علویہ حسیہ کا قائل ہے (جو حشویہ اور مبتدعہ کا مذہب ہے) حالانکہ اہل السنہ والجماعہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رویت بلا جہت ہوگی" کیونکہ جہت جسم و مکان کے لوازم میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ جسم اور اس کے لوازم سے پاک ہیں۔

غور کیجئے کتنی سخت تنقید فرمائی ہے ظاہر ہے ابن أبی العز نے اللہ تعالیٰ کا قیاس مخلوق پر کیا اسی وجہ سے تو کہا کہ رویت بلا مقابلہ ناممکن ہے درحقیقت رویت بلا مقابلہ کے ناممکن ہونے کا قاعدہ مخلوق کے ساتھ خاص ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے کاش! ابن أبی العز رحمہ اللہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہوتا: ﴿ليس كمثله شئى وهو السميع البصير﴾ (سورة الشورىٰ: ۱۱) تو یہ بات قطعاً تحریر نہ کرتے۔

شرح فقہ اکبر کے ان حوالوں سے الگ بھی علی قاری نے ابن أبی العز کے اعتقادات پر ردود تحریر کیے ہیں جن سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ ابن أبی العز کی شرح قطعاً قابل التفات نہیں۔

شرح العقیدۃ الطحاویہ کے چند عبارتوں کا ناقدانہ تجزیہ:

أہل السنہ کے مسلم امام ملا علی قاری کے محققانہ تجزیہ کو آپ نے ملاحظہ کیا اگر آپ اس تجزیے سے صرف نظر کرتے ہوئے خود شرح عقیدہ طحاویہ پڑھیں تو آپ کو وہاں أہل السنہ والجماعہ کے عقائد سے یکسر مخالف عقائد ملینگے۔

---

(۱۲) فتح الباری: 136/6

(۱۳) منح الروض الأزهر: 250

یہ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قدیم ذات ہے اور حدوث سے پاک ہے جو ذات قدیم ہو اس کی طرف قدیم ہی کی نسبت ہوگی اور صفات قدیمہ ہی سے متصف ہوگا یہی وجہ ہے کہ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہی مانتے ہیں اور حوادث کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کو پاک اور منزہ سمجھتے ہیں بلکہ "صفتِ کلام اللہ" کے قدیم ہونے پر امام احمد رحمہ اللہ کے زمانے میں معتزلہ سے باقاعدہ مناظروں کے بازار گرم رہے ہیں۔

لیکن صد افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ ابن أبی العز نے شرح الطحاویۃ میں جا بجا حوادث کی نسبت اللہ تعالیٰ کیطرف کی ہے شرح العقیدۃ الطحاویۃ کے صفحہ 177 پر ابن أبی العز لکھتے ہیں: "فاذا قالوا لنا: فهذا يلزم أن تكون الحوادث قامت به قلنا: هذا القول مجمل، ومن أنكر قيام الحوادث بهذا المعنى به تعالىٰ من الأئمة؟ ونصوص القرآن والسنة تتضمن ذلك و نصوص الائمة أيضاً مع صريح العقل" (۱۴)

ترجمہ: "جب وہ ہمیں کہتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیام حوادث لازم آ رہا ہے تو ہم جواب دینگے کہ یہ قول مجمل ہے اور ائمہ سے کسی نے اس معنی میں قیام حوادث کا انکار کیا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیام حوادث کے اثبات کو قرآن وسنت اور نصوص ائمہ مع صریح عقل متضمن اور شامل ہے"

ابن أبی العز رحمہ اللہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: "ولما كان تسلسل الحوادث فى المستقبل لايمنع ان يكون الرب سبحانه هو الآخر الذى (۱۵) بعده شئ، فكذا تسلسل الحوادث فى الماضى لايمنع ان يكون سبحانه تعالىٰ هو الأول الذى ليس قبله شئ" (۱۶)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ مستقبل میں تسلسل حوادث کا قیام اس سے منع نہیں کر رہا کہ اللہ تعالیٰ آخر ہے جسکے بعد کوئی شئ نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ماضی میں تسلسل حوادث کا قیام، اللہ تعالیٰ کے اول۔ جس سے پہلے کوئی شئ نہیں ہے۔ ہونے کیلئے مانع نہیں۔

قارئین ہی بتائیں: کہ کیا اللہ تعالیٰ کے قدیم ذات کیساتھ حوادث کا قیام ہو سکتا ہے۔ پھر اہل السنۃ والجماعۃ اور کرامیہ ومجسمہ اور اہل بدعت کے درمیان کونسا عقیدہ فارق ہوگا؟ اور ابن أبی العز کی یہی باتیں "قدم عالم بالنوع" کے باطل عقیدے کی اساس ہے۔ جس پر تمام علماء اسلام نے رد کیا اور فلاسفہ ہی سے اسلامی فرقوں میں یہ عقیدہ سرایت کر گیا۔ عجیب امر یہ ہے کہ کہ ابن أبی العز مسلسل اس کوشش میں ہے کہ قدم عالم بالنوع کو ثابت کر دیا جائے اس مقصد کیلئے انہوں نے

---

(۱۴) شرح العقيدة الطحاوية لابن ابى العز: 177، قدیمی کتب خانہ کراچی

(۱۵) مناسب عبارت یہ ہے: الأخر الذى ليس بعدهٗ شىء، ہم نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے۔

(۱۶) شرح العقيدة الطحاوية لابن أبى العز: 129

صفحہ 132 سے صفحہ 136 تک پوری ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے حالانکہ قدم عالم بالنوع ہو یا بالا فراد دونوں قسمیں بالا جماع حادث ہیں ابن حزم رحمہ اللہ نے حدوث عالم کے اجماع پر "مراتب الإجماع" میں تصریح کی ہے (۱۷)

ابن أبي العز کے باطل عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حروف واصوات سے مرکب ہے۔ اور یہ بات ہر ذی شعور کو معلوم ہے کہ حروف واصوات حادث کی صفات ہیں چنانچہ جو کلام حروف واصوات سے مرکب ہو جائے وہ حادث ہی کی صفت ہے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں: "الدليل على ثبوت كلام الله اجماع الأمة و تواتر النقل عن الأنبياء عليهم السلام بأن أوحى اليهم بيان الأحكام إلا أنّ كلامه ليس من جنس الحروف والأصوات"(۱۸)

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جنس حروف واصوات سے (مرکب) نہیں کیونکہ یہ حادث کی صفات ہیں۔ (۱۹) لیکن ابن أبي العز کیا فرمار ہے ہیں ملاحظہ کیجئے: "وتاسعها: أنه تعالیٰ لم يزل متكلما اذا شاء و متى شاء و كيف شاء، وهو يتكلم بصوت يسمع"... اور کچھ آگے کہتے ہیں: وهذا المأثور عن أئمة الحديث والسنة(۲۰)

ابن أبي العز صاف کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام صوت سے موصوف ہے جو سنا جار ہا ہے یہ بات معلوم ہے کہ جو کلام صوت سے مرکب ہوتا ہے وہ حروف ہی سے مرکب ہوتا ہے اسی وجہ سے علامہ زبیدی نے "اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين" میں ابن أبي العز پر کھڑی تنقید فرمائی (۲۱)

ابن أبي العز رحمہ اللہ کی ایک عادت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی شرح میں جابجا ماتن رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے اور امام طحاوی پر رد کیا ہے۔ مثال کے طور پر امام طحاوی عقیدہ طحاویہ کے ابتداء میں فرماتے ہیں۔ " واحد لا شريك له ولا شيء مثله، ولا شي يعجزه ولا اله غيره قديم بلا ابتداء"

---

(۱۷) دیکھئے: مراتب الاجماع لابن حزم: 167، دار الکتب العلمیہ، (۱۸) منح الروض الأزهر: صفحہ: 71، اسی طرح تصریح امام رازی نے اپنی متعدد تصانیف میں کی ہے، دیکھئے معالم أصول الدين على هامش المحصل للرازي: 56، طبع حسینیہ مصریہ اور المسائل الخمسون للرازی: 54 طبع المكتب الثقافي قاہرہ، اور الأربعين في أصول الدين: 173...184 طبع حیدر آباد دکن (۱۹) بعینہ اسی طرح عبارت امام اکمل الدین بابرتی نے شرح العقيدة الطحاويه: 63 پر لکھی ہے، طبع وزارۃ الأوقاف کویت، (۲۰) شرح العقيدة الطحاوية لابن أبي العز: 169 (۲۱) دیکھئے: اتحاف السادة المتقين بشرح احیاء علوم الدين: 232/2، طبع دار الكتب العلميه 1409، نیز دیکھئے مقدمة التنبيه على مشكلات الهداية: ۱۰۱ جو عبد الحکیم بن محمد شاکر کے قلم سے ہے۔

ابن أبي العز نے امام طحاوی کے لفظ "قدیم" پر رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ لفظ قرآن وسنت سے ثابت نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کیلئے لفظ قدیم کے اطلاق پر علماء کا اجماع ہوا ہے اور اجماع ادلہ شرعیۃ میں سے ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح الفقہ الاکبر میں اور ابن فورک نے "مقالات الأشعری" میں تصریح کی ہے (۲۲)

ایک دوسری جگہ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وتعالیٰ الله عن الحدود والغايات والأركان والأعضاء ولاتحويه الجهات الست كسائر المبتدعات" (۲۳)

دیکھئے امام طحاوی فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ حدود (جمع حد) ثابت ہیں اور نہ چھ جہات میں سے کوئی جہت (بشمول جہت فوق حسی) اور یہی اہل سنت السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے لیکن ابن أبي العز، مصنف کا اسمیں سخت مخالف ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے جہت فوق کے اثبات میں کئی کئی صفحات لکھے ہیں (۲۴)

اسی طرح ابن أبي العز، اللہ تعالیٰ کیلئے حد کا اثبات کر رہے ہیں جبکہ امام طحاوی نے صریح الفاظ میں کہا ہے "تعالى عن الحدود" اسکے علاوہ بھی شارح نے مصنف امام طحاوی رحمہ اللہ کیساتھ کئی جگہوں پر اختلاف کیا ہے۔

ابن أبي العز رحمہ اللہ بسا اوقات اپنی شرح میں موضوعات اور من گھڑت اشیاء سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے شرح کی صفحہ 141 اور صفحہ 172 پر امام عبدالعزیز الکنانی اور بشر المریسی المعتزلی کے مناظرہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ مناظرہ ابن أبي العز نے "كتاب الحَيْدة" سے نقل کیا ہے۔ جو جھوٹی اور منگھڑت مضامین پر مشتمل کتاب ہے۔ امام عبدالعزیز الکنانی کیطرف اس کتاب کی نسبت ہی غلط ہے۔ چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزان الاعتدال میں دو جگہوں پر اس کی تصریح کی ہے اور فرمایا ہے: کہ کتاب الحیدۃ کی سند میں محمد بن حسن بن أزہر الدعا واضع الحدیث اور جھوٹا راوی ہے۔

ہمارے شیخ محدث بلاد عرب محمد عوامہ حفظ اللہ تقریب التہذیب کے حاشے پر راقم ہیں: عبدالعزيز الكناني صاحب "كتاب الحيدة" قال الذهبي في ترجمة عبدالعزيز هذا من "الميزان": 639/2: لم يصح إسناد كتاب الحيدة إليه، فكأنه وضع عليه، ثم قال: 517/3: في ترجمة محمد بن حسن بن ازهر الدعا: اتهمه الخطيب بأنه يضع الحديث قلت۔ القائل هو الذهبي۔ هو الذى انفرد برواية كتاب

---

(۲۲) منح الروض الأزهر لعلى القارى: 72، مع تعليق وهبى غاوجى.

(۲۳) العقيدة الطحاويه: 218، ضمن شرح العقيدة لابن أبى العز.

(۲۴) شرح العقيدة الطحاويه: 221 اور 222 وغیرہ۔

الحيدة...... يغلب على ظني أنه هو الذي وضع كتاب الحيدة ، فإني لأستبعد وقوعها جداً" (٢٥)

ایک اہم امر:

ایک اہم امر جسکی طرف تنبیہ ضروری ہے۔ کہ اس شرح اور شارح کو عرب وعجم کے غیر مقلدین حضرات نے ہی شہرت بخشی۔ پہلی مرتبہ مخطوطے سے ایک غیر مقلد عالم شیخ احمد شاکر۔ رحمہ اللہ۔ نے شائع کیا۔

اس امر کی بیّن دلیل یہ ہے۔ کہ جب علامہ کوثری رحمہ اللہ کے دور میں یہ پہلی مرتبہ چھپی تو انہوں نے شروح عقیدہ طحاویہ کے ضمن میں ابن أبي العز کی شرح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"وطبع شرح لمجهول ينسب الى المذهب الحنفي زوراً ينادي صنع يده بأنه جاهل بهذا الفن وأنه حشوي، مختل العيار (٢٦)

ترجمہ: اور ایک مجہول آدمی کی شرح چھپی ہے جسکی نسبت مذہب حنفی کی طرف جھوٹی ہے اور اسکے ہاتھ کی کاوش بذات خود یہ اعلان کر رہی ہے کہ مؤلف اس فن سے جاہل، نابلد اور حشوی ہے جسکی کسوٹی بگڑی ہوئی ہے۔

یہ تھا ابن أبي العز رحمہ اللہ پر امام کوثری کا تبصرہ، واضح رہے کوثری کا مجہول سے تعبیر کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہیں بلکہ مطلب یہ ہیکہ عقائد میں وہ مسلم ومعروف اکابر میں سے نہیں۔

اور اس کے بعد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسکی احادیث کی تخریج کی، غیر مقلد زہیر شاویش اور دوسرے لوگوں نے مل کر اسکی تحقیق کی اور اپنے مکتبے "المكتب الاسلامي" بیروت سے اسے چھاپا۔

البانی نے 62 صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ بھی لکھا جس میں کیا گل کھلائے ہیں اس کا اندازہ آپ آسانی سے کر سکتے ہیں چنانچہ پورا مقدمہ ائمہ حنفیہ پر رد ہے عالم عرب کے مسلم محدث شیخ عبد الفتاح ابو غدۃ اور ان کے استاذ مجدد توحید نائب شیخ الاسلام خلافت عثمانیہ، علامہ زاہد بن حسن الکوثری پر گالیوں اور لعن طعن کی بوچھاڑ سے وہ مقدمہ بھرا پڑا ہے یہاں تک کہ امام محمد بن حسن الشیبانی کو ضعیف اور سیئی الحفظ قرار دیا ہے (٢٧)

الغرض! یہی سے ابن أبي العز اور ان کی شرح کو چار چاند لگ گئے بلکہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ غیر مقلدین حنفیوں کی اس کتاب کو (ان کے زعم میں) لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔

---

(٢٥) ملاحظہ ہو تقريب التهذيب للحافظ ابن حجر بتحقيق الشيخ محمد عوامه :صفحہ:359"طبع دار الرشيد "سوریا حلب، نیز دیکھئے تحریر تقریب التهذیب:374/2،للشيخ شعيب الأرنؤوط والدكتور بشار عواد معروف ،طبع مؤسسة الرسالة ، نیز امام تاج الدین سبکی نے بھی طبقات الشافعية:145/2 پر کتاب الحیدۃ کی تغلیط کی ہے۔

(٢٦) دیکھئے:"الحاوي في سيرة الإمام أبي جعفر الطحاوي " کا حاشیہ:226،ضمن الرسائل الأخرى: دار الكتب العلمية 2004،

(٢٧)مقدمة شرح العقيدة الطحاويه لابن أبی العز صفحہ:44،قدیمی کتب خانہ

حضرات غیر مقلدین اور البانی کو ہماری عقائد کی کتابوں میں صرف یہی کتاب نظر آئی جسکی خدمت کر کے اسکو مشہور کرائی! حالانکہ عقیدۃ طحاویہ کی ہمارے متعدد علماء حنفیہ نے محقق شروح لکھے ہیں (جس کا ہم مختصر ذکر بھی کرینگے) ان تمام مجموعہ میں سے کسی شرح کی بھی کما حقہ خدمت نہیں کی اور نہ ہی شہرت دی ہے آخر کیا وجہ ہے؟

وجہ ظاہر ہے کہ ابن أبي العز نے اپنے شرح میں غیر مقلدین ہی کے عقائد کو بیان کیا ہے اور متعدد مواضع میں جمہور اہل السنۃ کی مخالفت کی۔

قارئین کرام! آپ ان معروضات کی بنظر غائر اور بنظر انصاف پڑھے اور پھر اپنے دل سے پوچھیں کہ کیا یہ فیصلہ درست ہے کہ یہ شرح پڑھی پڑھائی جائے بلکہ عقیدہ طحاویہ کی تمام شروح اور عقائد حنفیہ کی تمام کتب پر اسکو فوقیت دی جائے؟ کیا ایسی متنازع فیہ شرح جماہیر اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ ترجمان ہو سکتی ہے؟

اگر ایسا نہیں تو اس شرح کی طباعت کو فوراً روک دیا جائے اور علمی حلقے اس کے متعلق سنجیدگی سے سوچیں۔

خاتمہ! یہ چند گزارشات جو اوپر تحریر کی گئی شرح العقیدۃ الطحاویۃ کی جستہ جستہ عبارات کے متعلق تھی جو اہل السنۃ والجماعۃ کے خلاف تاثر دے رہی ہے اگر کوئی علم کلام کا شہوار اس شرح کو باریک بینی سے پڑھے تو اس کے رد میں ضخیم جلدیں تیار ہو سکتے ہیں امید ہے اہل علم حضرات کیلئے یہ قلیل صفحات کافی ہونگے مقالے کے اختتام سے قبل عقیدۃ طحاویہ کی چند مفید شروحات کے ذکر کو احقر ناگزیر سمجھتا ہے۔

۱۔ شرح العقيدة الطحاوية:

یہ امام اکمل الدین بابرتی کی شرح ہے جنکی ولادت 712ھ اور وفات 786ھ میں ہوئی گویا ابن أبي العز کے معاصر ہیں ہماری نظر میں بابرتی کی یہ شرح ابن أبي العز کی شرح سے بوجوہ بہتر ہے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ امام بابرتی محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر متکلم بھی ہے۔ جسکی شہادت، انکی (8) وہ تصانیف دے رہی ہے جن کو صرف علم الکلام اور عقائد میں تحریر فرمائے ہیں دوسری طرف ابن أبي العز اپنی شرح میں صرف ناقل اور فن عقائد سے نابلد نظر آرہے ہیں یہ شرح 1989ء میں وزارۃ الأوقاف کویت نے چھاپی جس پر عارف آیتکن نے تحقیق کی ہے۔

امام بابرتی کی اس شرح سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیئے البتہ تحقیق اور مراجعت کرنے والے نے بعض جگہوں پر گڑبڑ کی ہے جس پر کھڑی نظر رکھنی ضروری ہے۔

۲۔ شرح العقيدة الطحاوية:

قاضی اسماعیل بن ابراہیم الشیبانی کی مختصر شرح ہے ان کی وفات 629ھ کو ہوئی۔ ابن أبي العز سے تقریباً ایک قرن پہلے گزرے ہیں ان کی شرح مختصر ہونے کے باوجود اچھے نکات پر مشتمل ہے۔ دار الکتب العلمیۃ سے 2005ء میں چھپی ہے۔

۳۔ شرح العقيدة االطحاوية:

علامہ فقیہ محقق عبد الغنی الغنیمی المیدانی کی تصنیف ہے اس شرح میں بھی کئی علمی نکات ہیں شارح نے علماء اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلمہ عقائد بیان فرمائے ہیں علامہ میدانی دمشق کے بڑے فقیہ اور محقق گزرے ہیں اور علامہ ابن عابدین شامی کے مشہور

شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کی مختصر القدوری کی شرح "اللباب فی شرح الکتاب" اہل علم سے داد حاصل کر چکی ہے۔
ان کی شرح عقیدہ طحاویہ پر محمد مطیع الحافظ اور ریاض المالح نے تحقیق کی ہے۔ جوزم زم پبلشر کراچی سے چھپی ہے۔

۴۔ **نور الیقین فی أصول الدین فی شرح عقائد الطحاوی:**

تالیف حسن کافی الأقحصاری البوسنوی (المولود :951ھ المتوفی:1024ھ)
شیخ حسن کافی دسویں اور گیارہوی صدی کے محقق عالم گزرے ہیں شارح نے تمام عقائد کو اہل السنہ کے طریقے پر بیان فرمایا ہے البتہ اس شرح پر "زہدی عاد بوسنوی" نامی محقق نے کام کیا ہے لیکن تمام شرح کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے تمام اقوال ابن أبي العزرحمہ اللہ کی شرح سے لیتا ہے۔
یہ شرح مکتبۃ العبیکان، ریاض سے 1997ء میں چھپی ہے۔

۵۔ **النور اللامع والبرھان الساطع:**

تالیف نجم الدین منکوبرس بن یلنقلج عبداللہ الترکی (المتوفی 652ھ) یہ شرح ابھی تک مخطوط ہے۔

۶۔ **القلائد فی شرح العقائد:**

تالیف محمود بن أحمد القونوی (المتوفی 771ھ) یہ شرح بھی ابھی تک مخطوط ہے۔

یہ چند مفید شروحات ہم نے ذکر کیے اس کے علاوہ علماء نے اور بھی بہت ساری شروحات تصنیف کی ہے جن میں اکثر مخطوط ہیں عقائد طحاویہ کی ایسی مفید شروحات کو پس پشت ڈالنا اور ابن أبي العز ہی کی شرح کو شہرت دینا دور اندیشی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور احقر کی ان چند سطور کو اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے۔

وکتبہٗ:

سجاد بن الحجابي

خادم الحديث الشريف بمدينة مردان

6 ذی القعدة 1428ھ، قبيل صلاة العشاء